روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

The ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل ۸۵۱

جلد ۳۴	۹ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش	۶ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ	۹ مارچ ۱۹۴۶ء	نمبر ۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی نقاہت زیادہ ہے۔ ان کی بحالی صحت کے لئے دعا کی جائے

خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب کی علالت میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تکلیف روز بروز بڑھ رہی ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں

پرسوں بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی دو لڑکیوں ماجدہ بیگم اور عطیہ بیگم کے نکاح محمد اسلم صاحب ابن منشی سربلند خان صاحب قادیان اور محمد سلیم صاحب ابن چودہری محمد شفیع صاحب قادیان سے (علی الترتیب) ایک ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

آج بعد نماز مغرب مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

چند تازہ رویا

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱)

نواب محمد الدین صاحب کے متعلق رویا

میں نے چار اور پانچ فروری کی درمیانی رات جبکہ چوہدری فتح محمد صاحب ووٹوں میں پیچھے جا رہے تھے۔ ان کے لئے اور نواب محمد الدین صاحب کے لئے دعا کی۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ دن چڑھا ہے۔ اور بارش شروع ہو گئی ہے۔ اور سارا دن بارش ہوتی رہی ہے۔ پھر دیکھا نواب محمد الدین صاحب میرے سامنے کھڑے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا کام چل رہا ہے۔ لیکن ان کا جسم پہلے سے چھوٹا ہے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر کی۔ کہ چوہدری صاحب کو اب کامیابی شروع ہو جائیگی۔ چنانچہ پانچ تاریخ کو انہیں توقع سے زیادہ ووٹ ملے۔ اور جو کمی تھی پوری ہو کر ہزار کے قریب ان کے ووٹ اپنے حریف سے زیادہ ہو گئے نواب صاحب کے متعلق میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ ایک پہلو منذر اور ایک مبشر ہے اور نواب صاحب کو یہ خواب لکھ دی۔ اور لکھا کہ خدا کرے منذر پہلو پہلے پورا ہو جائے۔ اور مبشر بعد میں ہو مگر جیسا کہ خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اسی طرح ہوا۔ نواب صاحب خطوں میں لکھتے رہے۔ کہ کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ مگر آخر نتیجہ امید کے خلاف نکلا۔ اور وہ ناکام رہے۔ خواب بعض دفعہ لفظاً پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ نواب صاحب نے جو کچھ شروع میں اندازہ کیا تھا۔ اس کے مطابق ان کے موہنہ سے یہ نکلا کہ الحمد للہ کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ مگر جو جسم انکا چھوٹا کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق وہ ناکام رہے اس بارہ میں ایک خواب مجھے سال ہوا جبکہ نواب صاحب کا ارادہ کھڑا ہونیکا تھا بھی نہیں آئی تھی۔ غالباً وہ خواب شائع ہو چکی ہے۔ مگر اسمیں بوجہ انذاری پہلو کے نام ظاہر نہ کیا تھا الفضل کے فائلوں سے نکلوا کر وہ خواب دوبارہ شائع کر دیجائیگی۔ تا مومنوں کا ایمان تازہ ہو۔

(۲)

مدینہ منورہ میں

قریباً تین ہفتہ ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کیا آپ دسویں سال کا وعدہ لکھوا چکے؟ آخری تاریخ ۱۰ مارچ ہے۔

سفر کر رہا ہوں کہ بغیر امید کے میں نے اپنے آپ کو مدینہ منورہ میں پایا اور اس بات پر بے انتہا خوش ہوں۔ مسجد نبوی یا اس کے پاس کی کسی وسیع عمارت کے صحن میں ہم سب جن میں گھر کی بعض مستورات بھی معلوم ہوتی ہیں بیٹھے ہوئے ہیں اور اس غیر مترقب کامیابی پر خوش ہیں کہ اتنے میں میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مکہ مکرمہ بھی ہوتے چلیں۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ریل کا سلسلہ جاری ہے۔ اور میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا کرایہ کیا ہے۔ اس شخص نے بتایا تیرہ روپے۔ میں اسوقت خواب میں اس کرایہ کو کم سمجھتا ہوں لیکن پھر میں دل میں حساب کرنے لگا کہ دونوں شہروں کا فاصلہ قریباً تین سو میل ہے۔ اس لئے ہندوستان کے کرایہ کے اصول پر تو تھرڈ کلاس کا کرایہ اس سے کم بنتا ہے۔ صرف اس ملک کی مشکلات کی وجہ سے یہاں کرایہ زیادہ رکھا گیا ہے اس عرصہ میں میری آنکھ کھل گئی۔

(۳)

چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے متعلق رویاء

دوسرا یا تیسرا ہفتہ فروری کا تھا۔ کہ میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں ہوں اور محراب میں بیٹھا ہوں چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بھی میرے پاس ہیں۔ کچھ مقتدی بھی ہیں ان میں چوہدری صاحب کے ماموں چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم ومغفور اللہ تعالےٰ ان کے مدارج بلند کرے۔ وہ بھی بیٹھے ہیں۔ چوہدری صاحب سے ایک ناپسندیدہ حرکت ہوئی۔ جس پر میں جلدی سے نماز کے لئے کھڑا ہو گیا کہ لوگوں کی توجہ اس طرف سے ہٹ جائے۔ مگر چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم نے ان کو اپنے زمیندارہ طریق پر جیسا کہ ان کی عادت تھی ایک طنز آمیز لہجہ میں تادیب کی۔ اتنے میں میں نے نماز شروع کر دی چوہدری صاحب اسوقت مسجد سے چلے گئے میں نماز پڑھا کر گھر آ گیا کہ وہ واپس آ گئے اور میں نے انہیں کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں انہوں نے مسجد میں نماز شروع کی اس وقت میں نے گھر سے جھانک کر دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ مگر منہ مشرق کی طرف تھا۔ رکوع کی حالت میں میں نے انہیں دیکھا اور ان کے پہلو میں ان کی سالی زہرا بیگم بھی نماز میں شامل تھیں۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ دونوں نے جوتیاں پہنی ہوئی ہیں۔ جو دہلی کی طرف کے طلائی کام والی خوبصورت جوتیاں ہیں ان کی خوبصورتی نہایت نمایاں ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ خواب میں ہی میں چوہدری صاحب کو یہ خواب سناتا ہوں اور کہتا ہوں کہ خواب اچھا ہے۔ یعنی انجام اچھا ہو گیا ہے۔

(۴)

مولوی عبد الرحمن صاحب مصری اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب خواب میں

تین چار دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی عبد الرحمن صاحب مصری کا ذکر آیا ہے۔ اور میرے دل میں ان کے لئے دعا کی تحریک بڑے زور سے ہوئی۔ میں اس وقت چارپائی پر قبلہ رخ بیٹھا تھا۔ فوراً سجدہ میں گر گیا اور نہایت عاجزانہ طور پر اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں ہدایت دے اس دعا کے بعد مجھے یقین ہو گیا۔ کہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اس پر میں نے سجدہ سے سر اٹھایا اور میرے دل میں یقین تھا۔ کہ اب شیخ صاحب کھنچے ہوئے وہاں پہنچ گئے ہونگے۔ میں نے دائیں اور بائیں دیکھا لیکن وہ نظر نہیں آئے اس وقت چوہدری فتح محمد صاحب اس کمرہ میں داخل ہوئے اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے اس طرح دعا کی تھی اور مجھے یقین تھا۔ کہ اس دعا پر وہ کھنچے ہوئے آ گئے ہونگے۔ مگر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ نہیں آئے یہ کہکر میں باہر آیا ایک ایسی جگہ ہے جیسے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا صحن ہے۔ اس جگہ میں ایک شخص کے ساتھ جو غالباً عزیزم مرزا بشیر احمد ہیں میں ٹہل رہا ہوں کہ اتنے میں شیخ صاحب وہاں آ گئے اور عقیدت کے ساتھ مجھ سے مصافحہ کیا اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تائب ہو گئے ہیں۔ اس وقت پھر مجھے چوہدری فتح محمد صاحب نظر آتے ہیں انہیں مخاطب کر کے میں نے کہا دیکھئے میں نے آپ سے کہا تھا۔ کہ شیخ صاحب کے لئے میں نے دعا کی اور مجھے یقین تھا کہ وہ قبول ہو گئی ہے۔ لیکن جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ نہیں آئے لیکن اب وہ آ گئے ہیں اور میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

اس کے بعد نظارہ بدلا اور میں نے دیکھا کہ میں کہیں باہر ہوں اور ایک بڑے فراخ کمرہ میں میرا ڈیرہ ہے۔ اتنے میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وہاں آئے ہیں۔ اور اظہار کرتے ہیں کہ وہ بیعت میں شامل ہو گئے ہیں ان کو میرے والے کمرہ میں ہی دوستوں نے جگہ دی اور اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ یہ تو شدید مخالف ہیں ممکن ہے بُری نیت سے آئے ہوں اس خیال پر میں کمرے سے باہر نکلا اور میں نے پوچھا کہ پہرہ دار کہاں گئے ہیں وہ میرے کمرہ میں ہی سوئیں اس وقت پہرہ دار وہاں نہیں مگر میں کچھ آگے گیا تو پہرہ دار مل گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ میرے کمرہ میں سوئیں مگر فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ جب ایک شخص توبہ کر کے آیا ہے۔ تو مجھے اس کی بات پر یقین کرنا چاہیئے اور میں تسلی سے اپنے کمرہ میں داخل ہوا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

اس آخری خواب کی رات کو میں نے پنجاب کے سیاسی حالات کے برے پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر دعا کی تھی کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسی صورت پیدا کرے کہ جماعت احمدیہ خصوصاً اور دوسرے مسلمان عموماً ان حالات کے بُرے اثر سے محفوظ رہیں پس میں سمجھتا ہوں کہ شیخ عبد الرحمن صاحب کا اور ڈاکٹر بشارت احمد کا تائب اور عقیدہ سے ملنے آنا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ اور انشاء اللہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ مسلمانوں کے لئے کوئی نیک راہ نکل آئے گی۔ انشاء اللہ۔

(۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

لیگوس میں احمدی مجاہدین کی آمد اور روانگی

احمدی احباب کی طرف سے مخلصانہ استقبال اور خوش آمدید کا ایڈریس

مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی مجاہد نائیجیریا نے اپنے اور دوسرے اصحاب کے لیگوس پہنچنے کی حسب ذیل اطلاع بذریعہ ہوائی ڈاک دی ہے۔

۱۴ فروری کی صبح کو آٹھ بجے ہم تینوں مجاہدین مغربی افریقہ بمعیت محترم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ لیگوس پہنچے۔ مولوی صاحب کے ہمراہ ان کی اہلیہ محترمہ اور بچہ بھی ہیں۔ اسٹیشن پر استقبال کے لئے محترم الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا اور دونو مجاہدین مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مولوی فاضل و مولوی نور محمد صاحب نسیم بی اے موجود تھے۔ جماعت کے اکثر اصحاب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ملاقات کے بعد ہم سب مسجد احمدیہ میں آئے۔ سب سے پہلے شکرانہ کے نوافل ادا کئے کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیریت کے ساتھ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ یہ راستہ بہت لمبا اور دشوار گذار ہے۔ اس کے بعد محترم حکیم صاحب نے ہم سب کی آمد پر جماعت کی طرف سے خوش آمدید کا ایڈریس دیا۔ جس کا مختصر جواب الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب نے دیا

۱۹ فروری کو مکرم محترم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و بچہ و ہر دو مجاہدین محمد اسحاق صاحب صوفی اور چوہدری عبد الحق صاحب سیرالیون کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاز کا سات دن کا سفر ہے۔ اور مکرمی مولوی عبد الخالق صاحب بذریعہ لاری گولڈ کوسٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کے ارشاد کے مطابق نائیجیریا کے لئے متعین ہوا ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود اور تمام احمدی حضرات کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں [illegible] توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے [illegible]

حقائق القرآن۔ فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النباء کی آیت "وکواعب اتراباً" کے لغوی معنے بیان فرمانے کے بعد اس آیت کی جو لطیف تفسیر بیان فرمائی وہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۵۲ تا صفحہ ۵۵ سے درج ذیل کی جاتی ہے حضور فرماتے ہیں۔

مومنوں کو کواعب و اتراب ملنے کا وعدہ

اس آیت میں اس امر کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ قوم میں کام کی حقیقی روح تبھی ہوتی ہے جب ایک حد تک ان میں خیالات کا اور جوش کا اور ہمت کا توازن قائم ہو۔ کسی قوم میں اگر بعض لوگ بہت بڑے شاندار کارنامے سرانجام دینے والے ہوں۔ اور باقی لوگ اس معیار کے نہ ہوں۔ تو وہ قوم کبھی کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں کرسکتی۔ بڑی کامیابی کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کا عام معیار اخلاق ایک ہو۔ اگر قوم کا ایک فرد آسمان پر ہو۔ اور دوسرا زمین پر۔ تو وہ کبھی اپنی قوم کے لئے اتنے مفید ثابت نہیں ہوسکتے۔ جتنے مفید وہ ساٹھ ستر فی صدی افراد ہوسکتے ہیں۔ جو مثلاً ایک گز زمین سے اونچے ہوں۔ کیونکہ گو وہ آسمان والے کے مقابلہ میں بہت نیچے ہونگے۔ مگر سب کا معیار یکساں ہوگا۔ اگر دس افراد دو دو فٹ بھی اونچے ہوں۔ تو وہ ان دس افراد سے زیادہ مفید ہوں گے۔ جن میں سے ایک آسمان پر ہو۔ اور نو زمین پر۔ پس کواعب اتراباً میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ ایسی برکتیں دے گا۔ کہ جب وہ مقام مفاز میں پہنچیں گے۔ تو ان کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ ان کی عورتوں کا دینی معیار بھی بہت اونچا ہوجائیگا۔ اور پھر وہ اس معیار میں ایک دوسری کے برابر ہونگی غرض کواعب میں ان کے معیار کے اونچا ہونے کیطرف اشارہ کیا گیا ہے یعنی عورتوں کا دینی معیار بلند ہوگا۔ اور سب میں جوش اور جوانی اور بلندی پائی جائے گی۔ اور اتراب سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کی ترقی قومی ترقی ہوگی انفرادی نہیں۔ یعنی سب میں یہ جوش ایک دوسرے سے ملتا جلتا پایا جائے گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ چند عورتوں میں تو جوش وخروش بے انتہا ہو۔ اور باقی اپنے فرض سے غافل ہوں۔ بلکہ سب عورتوں میں ملتا جلتا دینی جوش پایا جائے گا۔ اور وہ سب کی سب دین کی ترقی کیلئے ایک جیسی قربانی کرنیکے لئے تیار ہونگی چنانچہ اسلامی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے۔ تو کثرت سے ایسی عورتوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ جنہوں نے جنگوں میں بہت بڑی جرأت اور ہمت کا ثبوت دیا۔ مہاجرین کی بیویوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے۔ اور انصار کی بیویوں کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے۔ ہزارہا عورتیں ایسی ہیں۔ جن کا تاریخوں میں ذکر آتا ہے۔ اور جنہوں نے مختلف مواقع پر کواعب اتراباً ہونے کی ایسی شان دکھائی۔ کہ آجکل کے مرد بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے کواعب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جو جسمانی اور روحانی دونوں حالتوں پر دلالت کرتا ہے مگر ایسے لفظ کے لانے میں حکمت یہ تھی۔ کہ یہاں دو مضمون بیان کئے جارہے تھے۔ ایک وہ مضمون تھا۔ جس کا قیامت سے تعلق تھا۔ اور ایک وہ مضمون تھا۔ جس کا اس دنیا سے تعلق تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایسا لفظ استعمال فرمایا۔ جو دونوں مقامات پر چسپاں ہوسکتا ہے۔ قیامت کے معنے اگر لئے جائیں تب بھی یہ لفظ ٹھیک ہے۔ کیونکہ جنت میں ہر آدمی جوان ہونے کی حالت میں داخل کیا جائے گا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت آئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسے بے وقت بات کرنے کی عادت تھی۔ اس نے آتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ کہ یارسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غالباً اور گفتگو میں مصروف تھے۔ اس لئے اسے مذاقاً مختصر طور پر جواب دیا۔ کہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ وہ یہ سنتے ہی رونے اور چیخنے چلانے لگی۔ اور اسی حالت میں واپس ہوگئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں سے کسی کو بلا کر فرمایا۔ کہ جاؤ اس کو کہو میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ جو اس نے سمجھا ہے۔ بلکہ میرا مطلب تو یہ تھا۔ کہ جنت میں جو بھی داخل کئے جائیں گے۔ سب جوان ہوکر جائیں گے بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائیں گے۔ (شمائل ترمذی) اور واقعہ میں وہ مقام جو دائمی سرور کا ہے وہاں اگر بڑھاپے کی حالت میں کوئی شخص چلا جائے۔ تو جنت دوزخ سے بدترین بن جائے۔ آدمی تو ساٹھ۔ اسی۔ نوے سال تک بوڑھا ہوجاتا ہے۔ اگر اسی طرح اس کا بڑھاپا بڑھتا چلا جائے۔ تو دس بیس ہزار سال میں تو وہ ایسی ذلیل چیز بن جائے گا۔ کہ اس کا لذت اٹھانا تو الگ رہا۔ وہ شائد ایک گیند کی شکل میں تبدیل ہوجائے گا۔ پس جنت کی یہ ایک ضروری شرط ہے۔ کہ وہاں سب جوان کرکے داخل کئے جائینگے۔ اور ہمیشہ اسی حالت میں رکھے جائینگے اسی طرح جنت کے لحاظ سے انسان کے جو ساتھی ہونگے۔ یعنی بیوی بچے وہ بھی سب جوان ہونگے۔ لیکن جب ہم اس آیت کو دنیا پر چسپاں کریں۔ تو پھر کواعب کے معنے ایسی ہی عورتوں کے ہونگے۔ جو حوصلہ اور جرأت اور بہادری کے لحاظ سے جوان ہوں کواعب کے یہ معنے نہیں ہونگے۔ کہ وہ جسمانی لحاظ سے جوان ہونگی۔ کیونکہ اگر یہ معنے لئے جائیں۔ تو پھر ان للمتقین کواعب کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ان للمتقین کواعب فی الابتداء۔ یعنی متقیوں کو شروع میں جوان بیویاں ملیں گی۔ لیکن بعد میں بوڑھی ہوجائیں گی اور یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ متقیوں کا فرض ہے کہ وہ جوان عورتوں سے شادیاں کریں اور جب وہ بوڑھی ہونے لگیں۔ تو انہیں طلاق دے دیا کریں۔ کیونکہ اس وقت وہ کواعب نہیں رہ سکتیں۔ اور یا پھر ماننا پڑے گا کہ متقیوں کو جو عورتیں ملیں گی۔ وہ کبھی بوڑھی ہی نہیں ہونگی۔ مگر یہ تینوں صورتیں غلط ہیں اور انسان کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ اس جگہ روحانی معنے مراد لے۔ جسمانی معنے مراد نہ لے کیونکہ یہاں زمانہ نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ فلاں عمر میں جوان ہونگی۔ اور فلاں میں نہیں۔ بلکہ بتایا یہ گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کواعب رہینگی پس لازماً اس کے معنے جوان عمر ہونے کے نہیں۔ بلکہ حوصلہ اور ہمت کے لحاظ سے جوان ہونے کے ہیں۔ پھر بتایا۔ کہ وہ نہ صرف ہمت اور عزم اور ارادہ کے لحاظ سے جوان ہونگی۔ بلکہ وہ اتراب بھی ہونگی یعنی ساری عورتیں یکساں جوان ہونگی۔ ساری عورتیں یکساں بلند ہمت ہونگی۔ اور ساری عورتیں یکساں حوصلہ مند ہونگی۔ یہ ایک بہترین انعام ہے۔ جو کسی قوم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ کہ جیسے اس قوم کے مردوں میں جوش ہو۔ ویسا ہی اس قوم کی عورتوں میں جوش ہو۔ جیسی چند عورتیں بہادر اور دلیر اور قوم کے لئے قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھنے والی ہوں۔ ویسی ہی تمام عورتیں بہادر اور دلیر اور قربانی کا مادہ رکھنے والی ہوں۔ بلکہ ایک سے ایک بڑھ کر ہو۔ یہ حقیقی انعام ہے جس سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔ دنیا میں انسان کو بزدلی کیطرف لے جانے والی عورت ہی ہوتی ہے۔ مرد دین کے لئے باہر جانا چاہتا ہے۔ تو عورت اس کے سامنے کھڑی ہوجاتی ہے۔ اور کہتی ہے تم مجھے کہاں چھوڑے جارہے ہو۔ تمہارے بغیر میرا کون سہارا ہے۔ پھر کبھی بچوں کو اس کے سامنے لاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ ان بچوں کو کون پوچھے گا۔ اس پر مرد کا دل بھی بے چین ہوجاتا ہے۔ اور اس کے ارادے میں تزلزل پیدا ہوجاتا ہے لیکن جب عورت اس کی ہمت بندھاتی ہے۔ جب وہ اسے جرأت اور دلیری کا سبق دیتی ہے جب وہ کہتی ہے کہ خدا حافظ جاؤ اور خدا کے دین کا کام کرو۔ تو مرد کا دل بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ پوری بے فکری سے دینی ذمہ واریوں کو ادا کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ عورتیں دینی لحاظ سے بلند معیار پر قائم ہوں اور سب میں دین کا یکساں جوش اور قربانی کی

یکساں روح پائی جاتی ہو

مسلمانوں کی عورتوں کے کواعب اتراب ہونے کے ثبوت

اس جرأت اور بہادری کا نمونہ جن عورتوں نے دکھایا۔ ان کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ انہوں نے اسی روح سے کام لیتے ہوئے بعض دفعہ اپنے مردوں سے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر تم میدان جنگ سے بھاگو گے۔ تو پھر ہمارے پاس نہ آنا۔ تاریخوں میں آتا ہے۔ کہ جب جنگ یرموک میں عیسائی لشکر نے کثیر تعداد اور بھاری سامان کے ساتھ حملہ کیا۔ تو اسلامی لشکر مقابلہ کی تاب نہ لاکر وقتی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ اس وقت مسلمان عورتوں نے خیمے توڑ کر ان کی لکڑیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں۔ اور مسلمان سپاہیوں کے گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر ان کو واپس دشمن کے لشکر کیطرف لوٹا دیا۔ ان عورتوں میں سے ایک ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بھی تھی۔ جو کسی زمانہ میں اسلام کی شدید ترین دشمن رہ چکی تھی۔ مسلمان پیچھے ہٹنے والے سپاہیوں میں ابوسفیان اس کا خاوند بھی شامل تھا۔ اور معاویہ اس کا بیٹا بھی۔ چنانچہ جب لشکر بھاگتا ہوا واپس پہنچا تو ابوسفیان جو لشکر کے اس حصہ کا سردار تھا۔ اس کی بیوی ہند نے اس کے گھوڑے کو خیمے کی لکڑی سے مار کر واپس کیا۔ اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں تو پیش پیش ہوتا تھا۔ اب اسلام قبول کر کے میدان جنگ سے کیوں بھاگتا ہے۔ تمہارا تو یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ تم نے جو اسلام کی شرک کی حالت میں مخالفت کی تھی۔ اس کو دھو ڈالو۔ اور اپنی جان پر کھیل جاؤ۔ چنانچہ اس نے اور باقی سپاہیوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ واپس لوٹو۔ دشمن کی تلواروں سے مسلمان عورتوں کے ڈنڈے زیادہ سخت ہیں یہ سنکر لشکر واپس لوٹا۔ اور آخر دشمن پر فتح پائی (فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

پس کواعب اترابا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کا ایسا لشکر دیا۔ جو دوسری قوموں کے مردوں سے بھی بالا تھا۔ اور پھر ان عورتوں میں سے بھی ایک سے ایک بڑھ کر تھی۔ یہ نہیں کہ حضرت عائشہ رض تو بہادر ہوں۔ اور حضرت زینب رض نہ ہوں یا حضرت زینب رض تو بہادر ہوں۔ مگر اسماء بنت ابی بکر رض بہادر نہ ہوں۔ بلکہ حضرت عائشہ رض بھی کواعب اترابا کا مصداق تھیں۔ اور حضرت زینب رض بھی کواعب اترابا کا مصداق تھیں۔ اور اسماء بنت ابی بکر بھی کواعب اترابا کا مصداق تھیں۔ بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ ہند جیسی عورت جو کسی زمانہ میں شدید دشمن اسلام رہ چکی تھی۔ اس میں بھی یہ روح کام کر رہی تھی۔ اور انہوں نے ایسی قربانیاں کیں جنکی کوئی حد ہی نہیں

کواعب کے لفظ سے مسلمان عورتوں کی ذاتی جوانی اور لفظ اتراب سے قومی جوانی کیطرف اشارہ

اسی جنگ کا یہ واقعہ ہے۔ کہ عیسائی لشکر کی طرف سے جب مسلمانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑا تو مقابلہ کرتے کرتے اسلامی لشکر بالکل تھک گیا۔ ایک رات اسلامی لشکر کے کمانڈر انچیف جو حضرت ابوعبیدہ تھے۔ چکر لگانے کے لئے نکلے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ اسلامی لشکر کے اردگرد دو آدمی پھر رہے ہیں۔ انہیں شبہ پیدا ہوا کہ دشمن کے آدمی جاسوس کے طور پر نہ آئے ہوں چنانچہ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے آواز دی کہ تم کون ہو۔ اس پر حضرت زبیر رض آگے بڑھے اُن کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت ابی بکر بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمان چونکہ سخت تھکے ہوئے تھے۔ اس لئے میں اور میری بیوی دونوں پہرہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ (فتوح الشام۔ حالات جنگ یرموک) یہ کواعب اترابا کی کیسی شاندار مثال ہے۔ اور کس طرح ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صحابہ رض کی عورتوں میں بھی وہی جذبۂ فداکاری پایا جاتا تھا جو خود صحابہ کے اندر موجود تھا۔ پھر یہ نہیں کہ یہ جذبہ کسی خاص خاندان کی عورتوں سے مخصوص ہو۔ بلکہ ہر عورت اسی جذبہ سے سرشار تھی۔ اور یہی روح اُس میں کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ورنہ دنیا کے لحاظ سے کواعب کے کوئی اور معنے بنتے ہی نہیں۔ جوان لڑکی پانچ سات سال میں ہی جوانی کی عمر گزار دیتی ہے اور پھر وہ کواعب میں شامل نہیں رہتی۔ مگر یہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ متقیوں کو ایسی عورتیں ملیں گی جو کواعب ہی رہیں گی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں روحانی معنے مراد ہیں۔ جسمانی نہیں۔ بے شک اگلے جہاں کے لحاظ سے جسمانی معنے ہی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ جنت میں اگر بوڑھے داخل ہوں یا بڑھاپا آجائے تو پھر جنت جنت نہیں رہتا لیکن جب ہم اس آیت کو دنیا پر چسپاں کریں گے تو اس کے معنے ایسی عورتوں کے ہوں گے جو جوانی والی طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہوں۔ کیونکہ دنیا میں انسانی جسم بہرحال نڈھال ہوجاتا ہے۔ اور عمر کی زیادتی کے ساتھ بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ لیکن روحانی طاقتیں اگر انسان ان کو ترقی دینا چاہے تو کمزور نہیں ہوسکتیں پس بڑی بات یہ ہے۔ کہ قوم کی عورتیں کواعب اترابا کی مصداق ہوں۔ کواعب کا لفظ ذاتی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اتراب کا لفظ قومی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اتراب کا لفظ بھی بتا رہا ہے۔ کہ اس جگہ روحانی معنے ہی زیادہ موزوں ہیں۔ کیونکہ جنت کے متعلق اتراب کے لفظ میں کوئی حکمت نہیں ہوسکتی۔ یہ لفظ دنیا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ وہی قوم ترقی کرسکتی ہے۔ جس کی ساری عورتوں کا دینی معیار بلند ہو۔ وہ جوان ہمت اور حوصلہ مند ہوں۔ وہ مصائب و مشکلات کی پروا کرنے والی نہ ہوں۔ وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی پر تیار رہنے والی ہوں۔ وہ جرأت اور بہادری کی پیکر ہوں اور وہ اپنے اخلاص اور اپنے جوش اور اپنی محبت میں مردوں سے پیچھے نہ ہوں۔ یہ معنے ایسے لطیف ہیں۔ کہ میرے نزدیک اپنی ذات میں اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان معنوں کو بار بار بیان کیا جائے۔ ان پر زور دیا جائے اور انہیں اپنی تقریر و تحریر میں بتکرار لایا جائے تاکہ معلوم ہو کہ اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔

القیام فیما اقام

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے قلم سے حسب ذیل سطور لکھ کر عنایت فرمائی ہیں۔ میں جب ممالک مغربیہ کی تبلیغ کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو سمجھا جا رہا تھا۔ کہ یہ سفر دو سال کا ہوگا۔ لیکن مجھے وہاں ۹ سال گذارتے ہو گئے اور میرے واسطے بلانے کی کوئی تجویز نہ تھی۔ محبین کے خطوط جدائی کے صدموں سے بھری ہوئی کہانیوں سے ملتے لیکن میرے اپنے دل میں کوئی خواہش واپسی کی نہ تھی۔ یہاں تک کہ مجھے واپسی کا حکم ملا۔ تو میرے دل میں ایک منٹ کیلئے بھی خواہش نہ تھی۔ کہ میں اور اس میں رہوں۔ القیام فیما اقام اللہ تعالےٰ کے لئے گئے اور اللہ تعالےٰ کے لئے آگئے واللہ غفور الرحیم عزیز الغفار الستار۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

"خلیفہ استاد ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد شاگرد جو لفظ بھی خلیفہ کے مونہہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑتا" جب ہر احمدی اس کو اپنا مقصدِ حیات بنالے گا۔ اس وقت وہ کامیابی کا مونہہ دیکھیگا۔ اسی وقت وہ خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریگا۔ ورنہ وہ خدا سے اور اسکے دین سے دور تر ہوتا چلا جائیگا۔ خواہ زبان سے لاکھ وعدے کرے" (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہز میجسٹی ملک معظم کی خدمت میں تحفہ سال نو

مکرمنا مولوی جلال الدین صاحب شمسؔ امام مسجد احمدیہ لنڈن نے سال نو کے تحفہ کے طور پر ملک معظم کی خدمت میں چار کتب پیش کیں۔ جن میں سے ایک آپ کی اپنی تصنیف اسلامؔ بھی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو مکتوب لکھا۔ اس کا اور ملک معظم کی طرف سے جواب کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(طاہر قرول باغ۔ دہلی)

شاہِ ذیشان!

اللہ تعالےٰ اس تحفہ کو آپ کے لئے باعثِ مسرت کرے۔

خاکسار اس خدائے بزرگ و برتر کے ایک ادنیٰ بندہ کی حیثیت سے جس کے سامنے شاہ وگدا برابر ہیں۔ اور صرف وہی اس کے مقرب ہیں۔ جو اس کے حکموں پہ چلنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ انگلستان ہونے کے لحاظ سے ملتمس ہے۔ کہ میرا سالِ نو کا یہ تحفہ قبول فرمایا جائے۔

میرا تحفہ چار کتابوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایسی کتابیں ہیں۔ جن میں اگرچہ نہایت قیمتی خزانے بھرے ہیں۔ مگر دنیا دار لوگ عام طور پر اسکی پرواہ نہیں کرتے بلکہ دولتمندوں کا اس کو ٹھکرانا اتنی عام بات ہے۔ کہ آج سے دو ہزار سال پیشتر ایک معلم الٰہی نے یہ فرمایا تھا۔ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گزر جانا اس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکے"۔ لیکن جو اس خزانہ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھ کر قبول کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے حضور نوازے جاتے ہیں۔ اور ان کی عزت ہوتی ہے۔ دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی۔ اس عالم میں بھی اور عالم آخرت میں بھی۔

دنیا کی بادشاہت چندروزہ ہوتی ہے۔ اور ناپائیدار۔ کئی ایسے بادشاہ بھی گذرے ہیں۔ جن کی سلطنتیں تقدیر کی ادنیٰ سی گردش سے چھن گئیں۔ مگر جو خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں۔ اس میں ہمیشہ ہمیش کی مسرت کے مالک بن جاتے ہیں۔

بادشاہ سلامت کو علم ہوگا۔ کہ میری طرح کے ایک مذہبی آدمی کے لئے مذہب بہت قیمتی چیز ہے۔ جس کے لئے وہ بوقتِ ضرورت اپنا سب کچھ یہاں تک کہ جان بھی قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اور جب وہ اپنا مذہب کسی کے سامنے پیش کر رہا ہوتا ہے۔ تو گویا وہ عزیز ترین چیز پیش کر دیتا ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ جناب والا اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے میرے تحفہ کو فراخ دلی سے قبول فرمائینگے۔

شاہ عالیجاہ کو یہ جان کر مسرت ہوگی۔ کہ ہماری جماعت نے بحیثیتِ مجموعی سلطنت برطانیہ کے لڑائی میں فتح پانے کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے مدد کی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے ۱۵۰۰۰ افراد بطور سپاہی اور ڈھائی تین سو کے قریب کمشنڈ اور نان کمشنڈ آفیسرز اس جنگ میں شریک ہوئے۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد کی نسبت سے یہ تعداد نہایت معقول ہے۔

تحریکِ احمدیت کی بنیاد اللہ تعالےٰ نے حضرتِ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جنہیں موجودہ زمانہ کا پیغمبر اور موجودہ ظلمت کو دور کرنے کے لئے نور بنا کر بھیجا ۱۸۸۹ء میں قادیان۔ صوبہ پنجاب (ہندوستان) میں رکھی گئی۔ آپ اسی طرح حضرت مسیحؑ ناصری کے مثیل بن کر تشریف لائے۔ جس طرح یوحنا حضرت الیاس کے مثیل ہو کر آئے تھے۔ اور آپ حضرت عیسیٰؑ کے نزولِ ثانی کے اسی طرح مصداق تھے۔ جس طرح ایلیا نبی کے نزول کے مصداق یوحنا تھے۔

مختلف مذاہب کے پیروؤں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور آپ کے ماننے والوں کو شدید تکالیف پہنچائیں۔ مگر "طغیانیاں آئیں موسلا دھار بارشیں برسیں۔ طوفان چلے اور انہوں نے چاہا۔ کہ اس عمارت کو منہدم کر دیں۔ مگر یہ عمارت نہ گری۔ کیونکہ اس کی بنیادیں مضبوط چٹانوں پر رکھی گئی تھیں"۔

حضرت احمد علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے عہدِ حکومت میں مصلحِ زمانہ اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور آپ نے قیصرۂ ہند کے دورِ حکومت کی تعریف فرمائی۔ کیونکہ ان کے عہد میں مذہبی آزادی حاصل تھی۔ اور امن کا دَور دورہ تھا۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس کو اسی طرح مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا۔ جس طرح اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ جس طرح اُس نے حضرت مسیح علیہ السلام سے خطاب کیا۔ اور جس طرح وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بولتا رہا۔ اُس خدا نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آپ واقعی اس کی طرف سے مبعوث کئے گئے ہیں۔ کئی نشانات دکھائے۔ اور کئی واقعات جو پردۂ غیب میں مخفی تھے۔ قبل از وقت آپ پر ظاہر فرمائے۔ نومبر ۱۹۰۰ء میں خدا تعالےٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا۔ "آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالےٰ تھا۔ جو آپ تھے۔ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا"۔ اسی لئے ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انگریزوں کو گزشتہ دو جنگوں میں مغلوب ہونے سے محفوظ رکھا۔

جس طرح خدا تعالےٰ نے آپ کو اِن دونو جنگوں کی قبل از وقت اطلاع دے دی تھی۔ اسی طرح یہ بھی فرما دیا تھا۔ کہ آپ کی جماعت تمام دنیا میں پھیل جائیگی اور آخر لوگ لڑائی ترک کر کے صلح اور امن قائم کرینگے۔ حضور کی پیشگوئیوں میں سے ایک تقسیم بنگالہ کی منسوخی کی پیشگوئی بھی تھی۔ جسے خدا تعالےٰ نے جناب کے والد معظم شہنشاہ جارج پنجم کے ذریعہ پورا کرایا۔ اور جس کا ذکر آپ "تحفہ شاہزادہ ویلز" کے صفحہ ۸۳-۸۵ پر پڑھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان خود جماعت احمدیہ کے موجودہ امام بھی ہیں۔ جن کی تین تصانیف میں جناب والا کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ولادت سے تین سال قبل خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتا دیا تھا۔ کہ تمہیں ایک ذہین اور فہیم فرزند عطا کیا جائیگا۔ جو دل کا حلیم ہوگا۔ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور تیرا جانشین ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اس سے کلام کرے گا۔ قومیں اُس سے برکت پائینگی اور اس کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیگی۔

یہ پیشگوئی حضرت امام جماعت احمدیہ کی ذات والا صفات میں حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔ آپ نے اپنے بزرگ باپ کی جانشینی کا فخر ۱۹۱۴ء میں حاصل کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ سے اسی طرح ہم کلام ہوتا ہے۔ جس طرح وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو شرفِ مکالمہ بخشتا رہا ہے۔ اُس نے آپ پر اس جنگ کے متعلق کئی واقعات کا قبل از وقوع انکشاف فرمایا۔ آپ کو سلطنت برطانیہ کی کمزور حالت اس کے دوبارہ طاقت حاصل کرنے اور آخرکار اتحادیوں کی فتح کا نقشہ قبل از وقت دکھایا اور دنیا نے ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھا جو خدا تعالےٰ کے نام پر خدا تعالےٰ سے علم حاصل کر کے کی گئیں۔

بے شک حضرت امام جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا۔ اسلام کی صداقت کا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا ایک زندہ نشان ہیں۔ اور جب بھی کوئی حق کا متلاشی سچے دل سے متمنی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ پھر آپ کے ذریعہ اسلام کی سچائی کے تازہ بتازہ نشانات دکھا سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی بھی فرما دی ہے۔ کہ اقوامِ عالم اسلام قبول کرینگی۔ اور بادشاہ اس سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرینگے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے جاذب ہونگے۔ پھر ایک نیا آسمان قائم ہوگا۔ اور ایک زمین بنیگی۔ اور دنیا جان لیگی۔ کہ حقیقی فلاح اسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

ملک معظم کی طرف سے جواب

بکنگھم پیلیس
۱۹ جنوری ۱۹۴۶ء

ڈیر سر! مجھے ارشاد ہوا ہے کہ مَیں آپکی تصنیف "اسلامؔ" کی پیشکش پر جو آپ نے اپنے ۲۸ دسمبر کے مکتوب کے ساتھ روانہ کی ہے۔ آپ تک بادشاہ سلامت کا دلی شکریہ پہنچاؤں۔ ساتھ ہی میں اس امر پر افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں آپکی باقی تین کتب واپس بھیج رہا ہوں۔ کیونکہ پرانے مقرر شدہ اصول کے مطابق بادشاہ سلامت صرف ان تصانیف کو قبول فرما سکتے ہیں۔ جو مصنفین خود پیش کریں۔

آخر میں مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ میں آپکی ان نیک خواہشات کا شکریہ ادا کروں۔ جن کا نئے سال کے متعلق آپنے اپنے خط میں اظہار کیا ہے۔

آپکا نیازمند ایم۔ ای۔ اڈیو

ایک اہم مطالبہ پر "پیغام صلح" کا پیچ و تاب

وضع حدیث کے جرم پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

بے بنیاد دعوے

غیر مبایعین کے ایک مبلغ نے اپنے سالانہ جلسہ میں "مصلحین ربانی کی شناخت کا معیار اور جناب مرزا محمود احمد صاحب کا دعویٰ "مصلح موعود" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بڑے زور سے کہا تھا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ اس امت میں ہر مصلح جو آئے گا۔ وہ صدی کے سر پر آئے گا۔ ہمیں بتایا جائے کہ میاں صاحب بحیثیت مصلح کس صدی کے سر پر آئے ہیں؟"

(پیغام صلح مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

گالیوں کی بھرمار

اس دعویٰ اور چیلنج کو پڑھ کر میں نے "الفضل" یکم فروری ۱۹۴۶ء میں غیر مبایعین کے "مستند" علماء سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا حوالہ دیں۔ اس کے جواب میں "مستند" علماء تو خاموش ہیں۔ البتہ اخبار "پیغام صلح" نے ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کی لمبی تمہید میں ایڈیٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت زہر اگلا ہے۔ اور خاکسار کے متعلق بھی دل کا بخار نکالا ہے۔ مگر سارے مضمون کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے۔ اصل مطالبہ کا جواب کہیں بھی نظر نہیں آئے گا۔ کل تین کالموں کے اس مضمون میں پورے دو کالم تمہید کے ہیں۔ جو الزامات اور طعنوں کی نذر کر دیئے گئے ہیں۔ چند الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"ہمیں بھی حق پہنچتا ہے کہ مولوی اجمیری صاحب اور قادیانی پراپیگنڈا کی ٹیکنیک کے متعلق کچھ عرض کریں۔ قادیانی پراپیگنڈا کے بڑے بڑے اصول یہ ہیں۔ مسائل پر بحث کرتے ہوئے مغالطہ سے کام لو جھوٹ دلیری سے بولو۔ اور اتنی دفعہ اس کا اعادہ کرو کہ دنیا کو سچ نظر آنے لگے۔ اور جب کوئی بہت بڑا جھوٹ بولنا ہو جس کے متعلق یہ خیال ہو۔ کہ دنیا اسے کسی صورت میں قبول نہیں کرے گی۔ تو ایسے جھوٹ کو پیش کرتے ہوئے اپنے مضمون یا خطبہ کی تمہید سچ بولنے کی خوبیوں سے اٹھاؤ۔ اور اس کے بعد سینہ تان کر جھوٹ بولو۔ اگر دیکھو کہ لوگوں پر اثر نہیں ہوا۔ تو تعلّی کرو۔ اگر اتنے پاپڑ بیلنے کے باوجود یہ خیال ہو کہ کامیابی نہیں ہوئی۔ تو چیلنج کر کے لوگوں کے اعصاب کو مختل کرو۔ اگر یوں اختلال واقع نہ ہو۔ اور لوگوں کے دماغی قوٰی میں بحرانی کیفیت پیدا نہ ہو تو انہیں خوابیں بیان کر کے پریشان کرو۔ اگر یہ سب حربے ناکام ہوں۔ تو اپنوں کو منافق اور دوسروں کو "پیغامی" کہہ کر بدنام کرو۔ کیونکہ عوام نام کو دیکھتے ہیں حقیقت کو نہیں دیکھتے"

گالیوں۔ الزامات اور طعنوں کی یہ بھرمار دیکھئے۔ اور اصل مطالبہ پر غور فرمائیے۔ جس کے جواب میں یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ کیا ان میں کوئی بھی باہمی ربط و تعلق دکھائی دیتا ہے؟ میرا مطالبہ بالکل سیدھا سادہ تھا۔ ان کے ایک مبلغ ان کے سالانہ جلسہ کے سٹیج پر کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک ارشاد منسوب کرتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں اس کا حوالہ بتائیے۔ اس کا صاف جواب یہ تھا۔ کہ حدیث کی فلاں کتاب میں دیکھو۔ مگر مطالبہ چونکہ باوجود سیدھا سادہ ہونے کے اتنا وزنی تھا۔ کہ اس کا پورا ہونا ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے ایک طویل تمہید باندھ کر اور "قادیانی پراپیگنڈا کی ٹیکنیک" کی اصطلاح ایجاد کر کے گالیوں اور الزامات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور لفظی ایچ پیچیوں سے اسے ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ اس سارے پیچ و تاب اور ذاتی طعن و تشنیع کا مدعا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ ناظرین کی توجہ اصل مطالبہ سے ہٹا کر غیر متعلق امور میں الجھا دیں۔

غیر مبایعین اور ان کے امیر صاحب کے کمالات

"قادیانی پراپیگنڈا کی ٹیکنیک" کے جو اصول مدیر صاحب "پیغام صلح" نے مندرجہ بالا سطور میں گنائے ہیں۔ واقعات کی رو سے یہ اصول جماعت پر صادق نہیں آتے بلکہ دراصل غیر مبایعین اور ان کے "امیر صاحب" مقام پر چسپاں ہوتے ہیں۔ "پیغام صلح" کے گذشتہ دو سال کے فائل ہی اٹھا کر دیکھ لئے جائیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کس طرح اپنے مضامین اور خطبات میں تقویٰ اور صداقت کی تمہید اٹھا کر بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ پر برستے رہے ہیں۔ اور جھوٹے الزامات لگا کر ان کو بار بار دہراتے رہے ہیں۔ اور قریباً ڈیڑھ برس تک "پیغام صلح" میں متواتر چھوٹے ہی یہ جھوٹے الزامات شائع کراتے رہے ہیں۔ پھر مباہلہ اور حلف کے چیلنج بھی دیتے رہے ہیں۔ اور بڑی بڑی تعلّیاں کر کے غیر مبایعین کے اعصاب کو مختل اور ان کے دماغی قوٰی میں بحرانی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہے ہیں اور ان کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کی جماعت کی تبلیغی کوششوں کو "قادیانی پراپیگنڈا" کہہ کر "بدنام" کرنے کی سعی تو اس قدر عالم آشکار ہو چکی ہے۔ کہ اس کا اثر ہر غیر مبایع کے دل و دماغ پر بری طرح چھایا ہوا ہے۔ چنانچہ مدیر صاحب "پیغام صلح" نے اسی "بدنامی" سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ناظرین کے معہود ذہنی "قادیانی پراپیگنڈا" کی طرف اشارہ کر کے ہمارے مطالبہ کو اسی پراپیگنڈا کا ایک کرشمہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ پس مدیر صاحب "پیغام صلح" نے ان الفاظ میں ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کے مضمون کے مطابق اپنے ہی امیر اور گروہ کے کمالات کا اظہار کیا ہے۔

جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

اصل سوال کے متعلق مدیر صاحب "پیغام صلح" نے اپنے مضمون کے آخر میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "ہمارے خیال اور عقیدہ کی رو سے حدیث مجدد کا مطلب ہی یہ ہے کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مصلح جو آئے گا۔ وہ صدی کے سر پر ہی آئیگا اور ہمارا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق ہے"۔

مگر سوال آپ کے خیال اور عقیدہ کا نہیں ہے۔ آپ کو اختیار ہے جو خیال اور عقیدہ چاہیں رکھیں۔ ہماری گذارش تو صرف یہ ہے کہ اس خیال اور عقیدہ کی بنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس ارشاد پر رکھی گئی ہے۔ اور جس کا بڑے زور سے دعویٰ کیا گیا ہے۔ وہ کہاں ہے؟ حدیث مجدد کے متعلق تو میں نے اپنے مطالبہ میں پہلے ہی عرض کر دیا تھا۔ کہ اس سے یہ استدلال کرنا کہ ہر مصلح صدی کے سر پر ہی آئے گا۔ درست نہیں۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:- اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ یعنے یقیناً اللہ مبعوث کرتا رہے گا اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص جو تجدید کریگا اس کے دین کی۔ ان الفاظ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ضرور آئے گا۔ درمیانی عرصہ میں کسی مصلح کے نہ آنے کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منشا ہوتا۔ کہ امت محمدیہ میں ہر مصلح صدی کے سر پر ہی آئے گا۔ آگے پیچھے نہیں۔ تو عربی زبان کے لحاظ سے حدیث کے الفاظ یہ ہوتے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُصْلِحٍ عَلٰی رَاْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ گویا اس صورت میں ایک تو مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا کی بجائے مُصْلِح کا لفظ آنا چاہئے تھا۔ کیونکہ مجدد اور مُصلح میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ دوم یہ کہ کُل کا لفظ مُصلح پر آنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ مِائَۃِ سَنَۃٍ پر جیسا کہ حدیث میں اب ہے

پس "پیغام صلح" نے حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے۔ وہ اپنے مبلغ کے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش ہے۔ ورنہ حدیث ان معنوں کی ہرگز متحمل نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افتراء

اپنے اس عقیدہ کی نسبت کہ حدیث مجدد کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ امت محمدیہ میں ہر مصلح صدی کے سر پر ہی آئے گا۔ مدیر صاحب "پیغام صلح" نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے۔ کہ "ہمارا یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق ہے۔" لیکن اس کے ثبوت میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر پیش نہیں کی جس میں آپ نے حدیث مجدد کا یہ مطلب بیان فرمایا ہو۔ کہ ہر مصلح صدی کے سر پر ہی آئیگا۔ ایک غلطی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ایک دوسری جسارت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کر رہے ہیں۔ جو آپ نے کبھی نہیں فرمائی۔ پس جہاں تک میرے اصل مطالبہ کا تعلق ہے۔ وہ جوں کا توں قائم ہے۔ اور جب تک وہ حدیث پیش نہ کی جائے گی۔ جس کا دعویٰ غیر مبائع مبلغ نے اپنی تقریر میں کیا۔ تب تک ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف ایک غلط بات منسوب کرکے وضع حدیث کے مرتکب اور وعید نبوی من کذب علی متعمدًا فلیتبوأ مقعدہٗ من النار کے مورد ہوئے ہیں۔

مدیر صاحب "پیغام صلح" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" سے دو اقتباس نقل کرکے ان سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں ہر مصلح کی بعثت اور صدی کے سر کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ ان حوالجات کے متعلق ہماری فی الحال مختصر گذارش یہ ہے کہ آپ کا ان تحریرات سے یہ استدلال کرنا بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں ہر مصلح صدی کے سر پر ہی آئے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عبارات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے مصلحین کا مطلق کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنے اندر عمومیت کا پہلو رکھتی ہیں۔ یعنی ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آنے والے یا حضور سے پہلے کے مصلحین کی کوئی شرط یا قید نہیں ہے۔

ان میں جو اصل بیان کیا گیا ہے۔ وہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کے مصلحین پر حاوی ہے۔ ویسا ہی آپ سے پہلے کے مصلحین پر حاوی ہے۔ پس اگر ان کا یہ مطلب لیا جائے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آنے والے ہر مصلح کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ صدی کے سر پر ہی ظاہر ہو۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے مصلحین بھی صدی کے سر پر ہی آتے رہے۔ لیکن یہ بات بالبداہت باطل ہے۔ کیوں باطل ہے؟ اس لئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقفینا من بعدہٖ بالرسل یعنی ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی۔ یعنی بنی اسرائیل کے انبیاء ہی ان کے سیاسی رہنما تھے۔ جب کبھی ایک نبی فوت ہوتا تھا۔ دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ سارے انبیاء اور مصلحین کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ کہ وہ صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا مطلب

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا صحیح مطلب کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدی کے سر پر آنے کی شرط ان عظیم الشان مصلحین کے لئے بیان فرمائی ہے۔ جو کسی نئی تعلیم کے حامل ہوں جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا کسی نئے سلسلہ کے بانی ہوں جیسے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مصلحین جو ان عظیم الشان مصلحین کے تابع ہوں۔ ان کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوں۔ یہی وہ معنے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تحریرات اور واقعات کے مطابق ہیں۔ مدیر صاحب "پیغام صلح" کو ساری غلطی اس وجہ سے لگی ہے۔ کہ اول انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آنے والے مصلحین سے متعلق قرار دے دیا۔ اور پھر اس غلط خیال پر اس عقیدہ کی بنیاد رکھدی کہ امت محمدیہ میں جو مصلح آئے گا۔ وہ صدی کے سر پر ہی آئے گا۔ حالانکہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا پیش کردہ اصل کسی خاص زمانہ کے مصلحین کے لئے بیان نہیں فرمایا۔ تو کسی دوسرے کو یہ حق کیونکر پہنچتا ہے۔ کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں آنے والے مصلحین کے ساتھ مخصوص قرار دے۔

یہ ایک عام اصل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے اور حضور کے بعد کے زمانہ کی اس میں کوئی تصریح یا تخصیص نہیں ہے۔ اور جب کسی زمانہ کی تخصیص نہیں ہے۔ تو اس کے وہی معنے صحیح ہو سکتے ہیں۔ جو واقعات کے لحاظ سے دونوں زمانوں کے مصلحین پر چسپاں ہو سکیں۔ اور یہ معنے ہم ابھی اوپر بیان کر چکے ہیں۔ (راقم علی محمد اجمیری)

فرضیت زکوٰۃ

عبادات جو رضاء الٰہی کا موجب اور انسان کی روحانی ترقی کا باعث ہوتی ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدنی عبادت کہلاتی ہے۔ اور دوسری مالی۔ پھر ان ہر دو عبادات میں سے بعض فرض ہیں۔ اور بعض نفلی عبادات ہیں۔

مالی عبادت جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور جس کی ادائیگی کے بغیر کوئی شخص کامل مسلمان ہی نہیں رہ سکتا۔ جسے اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہ ہر صاحب نصاب مسلمان پر خواہ عورت ہو یا مرد فرض ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ادا کرے۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضؓ تو ان لوگوں کے ساتھ جہاد کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جو زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین (البقرع ۵ پارہ اول) نماز باجماعت ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے احکام کے آگے جو لوگ جھکتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہو کر تم بھی جھکو۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے۔ الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (توبہ ع ۵ پارہ ۱۰) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن کہ اس سونے و چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائیگا۔ پھر اس سے ان کے ماتھے اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائینگی۔ یہ وہ ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع کئے کا مزہ چکھو۔

خدا تعالیٰ کے ان صریح احکام کی موجودگی میں تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ اور بیت المال میں دیں۔ زکوٰۃ اپنے طور پر خرچ کرنے کی اسلام میں اجازت نہیں۔ احادیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں تاکید فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔" (کشتی نوح)

اس لئے تمام احباب جو صاحب نصاب ہیں۔ اور ان پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے۔ وہ بہت جلد اسے ادا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مال دیا۔ جس کی بدولت اللہ کے دیئے ہوئے مال سے وہ خدا کو خوش کر سکتے ہیں۔ اور اس کی رضاجوئی سے اپنے اوپر ترقیات کے اور زیادہ دروازے کھول سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

ڈیرہ کے عمائد کو احمدیت کا پیغام

تبلیغ اسلام کی توفیق اب صرف جماعت احمدیہ کیلئے مخصوص ہے

۲۰ فروری کا یوم سعید جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت بابرکت دن ہے۔ کیونکہ اس دن آج سے ۶۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح پاک (روحی فداہ) سے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی ہے ... سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا ..... اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ..... جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ تو میں اس سے برکت پائیں گی"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اور آج جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مصداق کو اپنی مسیحی نفس سے دنیا کے کناروں تک اپنے انوار کی بارش سے جلوہ افروز دیکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہمارے سر شکر و انبساط سے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے دل اس قادر مطلق خدا کی عطا پر تسبیح و تحمید سے پُر ہو جاتے ہیں۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کو بھی اس مبارک یوم منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس خشک سرزمین پر احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے احمدیت کے ایک قابل فرزند یعنی خان بہادر محمد دلاور خان ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو منتخب فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

۲۰ فروری کی شام کے پانچ بجے جناب خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو افیسر کے بنگلہ پر جناب میاں غلام حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریبًا ڈیڑھ صد شرفا کو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے احسان سے ڈیرہ کے نواب۔ نواب زادگان۔ خوانین اور بہت سے ہندو و مسلم تعلیم یافتہ اصحاب تشریف لائے۔ اور قریبًا ۱½ گھنٹہ تک خان بہادر محمد دلاور خان صاحب کی زبان سے احمدیت کا پیغام سنا۔

خان بہادر صاحب موصوف نے قرآن کریم کی سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کر کے آخرین منہم میں جو جماعت احمدیہ کی بشارت دی گئی ہے۔ بکمال تفصیل تذکرہ فرمایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بشارت جو حضور کی بعثت کے متعلق اولیاء اللہ نے دی۔ مثلاً خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے۔ سید میر المعروف پیر کوٹھے والے اور سید عبد اللہ غزنوی۔ سید گلاب شاہ مجذوب وغیرہ وغیرہ کا بھی بہ تفصیل ذکر کیا اور پھر آپ نے حاضرین ڈیرہ کو مخاطب کر کے نہایت پُرجوش انداز میں فرمایا۔

"آج تم حکومت افغانستان سے پوچھو حکومت ایران سے پوچھو۔ حکومت عراق سے دریافت کرو۔ ترکان احرار سے پوچھو فاروق مصر سے پوچھو۔ ابن سعود سے دریافت کرو۔ کہ تم اسلامی حکومتیں ہو۔ اسلامی تمدن کی علمبردار ہو۔ اسلامی تہذیب کے نگران ہو۔ تمہارے کروڑوں روپوں کے بجٹ میں تبلیغ اسلام کی مد میں کس قدر رقم رکھی گئی ہے۔ اور اسلام کے اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے تمہارے کیا ادارے ہیں۔ کتنے مبلغ ہیں۔ کتنا لٹریچر پیدا کیا اور کفر و اسلام کی اس جنگ میں تم کیا حصہ لے رہے ہو۔

میں سچ سچ کہتا ہوں۔ اس سوال کا جواب تمہیں محض نفی میں ملیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے جماعت احمدیہ کو ہی مخصوص کر لیا ہے۔ تم اگر چاہو بھی تو اس کام کو نہیں کر سکو گے۔ اور یہ چھوٹی سی جماعت اپنے محدود وسائل کے باوجود دنیا سب کچھ لے کر اس عزم کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ پھر اسلام کا جھنڈا بلند کر کے رہے گی۔ اور توحید کا علم دنیا کے گوشے گوشے میں گاڑ دے گی۔ اس جماعت کے نوجوان اپنی بے سرو سامانی کے باوجود دنیا کے ہر حصہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور اپنے اس موعود خلیفہ (اطال اللہ عمرہٗ) کے حکم اور ہدایت کے ماتحت اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھے ہوئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ تاکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کریں۔ اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کریں۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ کام صرف اور صرف اس جماعت کا ہے اور تم اس کام کو نہیں کر سکو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو ہی اس کام کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اس کے سوا یہ کسی اور سے نہیں ہو سکیگا"۔

یہ ساری تقریر کچھ ایسے جوش سوز اور اخلاص سے کی گئی۔ کہ حاضرین پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر سے متاثر ہو کر آج روز جمعۃ المبارک خان بہادر صاحب موصوف کے بنگلے پر ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک نہایت معزز اور با اثر رئیس جناب حاجی غلام حسن خان صاحب ریٹائرڈ ای اے سی جو پہلے بھی جماعت سے اخلاص رکھتے تھے۔ مگر کامل انشراح صدر نہ تھا نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کے لئے خط لکھ دیا ہے الحمد للہ۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب خان بہادر صاحب موصوف کو لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ مایہ ناز فرزند اپنے اس تبلیغی جوش اور اسلام کی محبت سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خشک زمین کو سیراب کر کے ایسے گل و بوٹے پیدا کرے جو احمدیت کے باغ کی زینت ہوں۔ اور اسلام کی زندگی کا زندہ نشان۔ آمین۔ اللہم آمین

(خاکسار یوسف علی سیکرٹری تبلیغ)

انصار اللہ مرکزیہ کا ایک ضروری جلسہ

۱۴ امان (مارچ) ۱۳۲۵ھش ۱۹۴۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات میں جملہ ارکین انصار اللہ کا ایک اہم جلسہ ہوگا۔ یہ انصار اللہ کا تبلیغی ماہانہ جلسہ ہے۔ اور ۱۴ مارچ چونکہ یوم الخلافت ہے۔ اس لئے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس اجلاس کا خاص پروگرام ہوگا۔ جو علیحدہ شائع ہوگا۔ جملہ احباب قادیان کو چاہیئے۔ کہ اس میں شمولیت فرمائیں۔ انشاء اللہ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔ اور لاؤڈ سپیکر بھی ہوگا۔ (خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

"بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے۔ جو B.T. ہوں۔ یا S.A.V. واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فورًا اپنے ناموں سے اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئیں گے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائیں گی۔

(انچارج تحریک جدید)

دنیا میں جنگ کی سب سے بڑی وجہ نسلی و ملکی برتری کا اصول ہے

"دنیا میں قیام امن" کے مسئلہ پر لاہور میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی پرمغز تقریر

"آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے جو گورنمنٹ کالج کے اولڈ بوائے ہیں۔ کالج مذکور کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں جو ۲۰ فروری کی صبح کو منعقد ہوا۔ ایک نہایت پرمغز تقریر فرمائی۔ جو معاصر انقلاب سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا:-

اس امر میں بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا متحدہ اقوام کا ادارہ آئندہ جنگ روک بھی سکیگا یا نہیں۔ آپ نے سوال کیا۔ کہ جیسا کہ بہت بڑا امکان ہے اگر پانچ بڑی طاقتوں یا تین بڑی طاقتوں یا تین بڑی طاقتوں میں سے کوئی ایک بڑی طاقت ایک ایسی چھوٹی طاقت پر حملہ کر دے جسے ان تین بڑی طاقتوں میں سے کسی ایک نے خفیہ طور پر امداد کا یقین دلایا ہو تو کیا صورت واقع ہو گی؟

امن صرف اسی صورت سے قائم رہ سکتا ہے۔ کہ جو اسباب زمانہ ماضی میں حکومتوں اور قوموں کے درمیان سلسلہ تنازعہ کے موجب بنے ان کو دور کیا جائے۔ ان اسباب میں سب سے بڑا سبب نسلی و ملی برتری کا اصول ہی ہے۔ جو اپنی انتہائی وسعتوں کے ساتھ نازیوں کے نظریہ برتری وعظمت میں نمودار ہوا۔ یہی نظریہ ہے۔ جو گذشتہ تین صدیوں سے اہل مغرب کے سیاسی فلسفہ کی اساس بن چکا ہے۔ جب تک یہ اصول اقوام مغرب کی اقوام مشرق پر برتری تک محدود رہا مغربی اقوام ایشیا و افریقہ کے براعظموں کو آپس میں بانٹ لینے کے اصول پر کاربند رہیں مگر... جونہی نازیوں نے اس نظریہ کو مزید وسعت دیکر یہ تلقین کی۔ اور اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ کہ جرمن قوم کو تمام دوسری اقوام کے مقابلے میں خواہ مغرب کی ہوں یا مشرق کی۔ برتری حاصل ہے۔ تو نسلی برتری کا فلسفہ باقی اقوام یورپ کو لرزہ براندام کرنے لگا۔ اگر اقوام عالم حقیقتاً امن کی آرزو مند ہیں۔ تو انہیں سے جو اقوام ماضی قریب میں سیاسی غلبہ کی مالک رہی ہیں۔ انہیں اس بجا طور سے دل سے نکالنا اور اسے ماننا پڑیگا کہ نسلی امتیاز و غلبہ ہی جنگ کا باعث بنتا ہے

اسلئے اسکو کلیتہً ختم کر دینا ہوگا۔ اگر نسلی امتیاز و غلبہ کے استیصال کی اہمیت کو کماحقہ نہ سمجھا گیا۔ اور تسلیم نہ کیا گیا۔ اور ان اقوام میں سے ہر ایک قوم مطلوبہ تصفیوں اور قربانیوں کیلئے تیار نہ ہو سکی۔ تو بغض و عداوت کی بدستور تخم ریزی ہوتی رہیگی۔ اور زیادہ عرصہ گذر نہ جائیگا بلکہ نہیں کہ یہی بغض و عداوت ایک اور جنگ سامنے لا کھڑی کرینگے۔ جو اس جنگ سے جسکی نسبت ہم خوش فہمی سے یہ باور کرنے لگے ہیں کہ ہم ختم کر چکے ہیں زیادہ ہولناک و تباہ کن ہو گی۔ جب تک کسی ایک قوم کو کسی دوسری قوم پر غلبہ و حاکمیت کا حاصل رہے گی۔ ایک تیسری قوم کو یہ تحریص دامن گیر رہے گی۔ کہ وہ صاحب غلبہ و حاکمیت قوم کو اس درجہ سے گرادے اور یہی جذبہ وقت آنے پر ان دو قوموں میں جنگ کرا کر رہے گا۔ جب تک مظلوم صید رہے گا۔ ظالم صیاد بھی رہے گا۔ اور کمزور پر طاقتور حملہ کرے گا۔ یہ بالکل عام فہم سچائی ہے۔ جس کا تسلیم کرنا اور قبول کرنا امن کا اولین اصول ہے۔

بین الاقوامی تصفیوں اور انتظاموں کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ کہ حکومتوں کے مابین ایسا تعلق قائم کیا جائے۔ جو محض ڈپلومیسی یا پالیسی اور معاہدوں کے بل بوتے پر نہ چلے۔ بلکہ اس پر ایک ایسا قانون حاوی ہو۔ جس پر عمل کرنے کی ہر قوم پابند و ذمہ دار ہو۔ اس سے انحراف اور اس کے خلاف عمل کو عدالتی کارروائی سے دور کیا جا سکے۔ جس حد تک اس قانون پر عمل ہو سکے گا۔ اسی حد تک جنگ کا خطرہ مسدود ہوگا۔ اور جس قدر اس پر عمل میں ناکامی ہو گی اسی قدر جنگ کا امکان زیادہ ہو جائے گا۔ محترم مقرر نے سوال کیا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ یہ بات خیال میں نہیں آسکتی۔ کہ نوآبادی آسٹریلیا جن ریاستوں پر مشتمل ہے۔ ان کے درمیان کبھی جنگ ہو جائے پھر ایسا کیوں ہے۔ کہ کنیڈا کی نوآبادی کے صوبہ کیوبک جس کی آبادی تمام تر نسلاً فرانسیسی اور مذہباً کیتھولک ہے اکی اس نوآبادی کے قیام کے وقت سے آج تک باقی صوبے کی آبادی سے (جس کی بھاری اکثریت نسلاً برطانوی اور مذہباً پروٹسٹنٹ ہے) آج تک کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ نوآبادی کنیڈا۔ نوآبادی آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ کی یونین اور نوآبادی نیوزی لینڈ کے مابین جنگ کا امکان تک نہیں ہو سکتا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ۴۸ ریاستیں کیوں ایک دوسری کے خلاف صف آرا نہیں ہوتیں۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں۔ آسٹریلیا اور کنیڈا کی نوآبادیوں کے مفاد برطانوی دولت مشترکہ کی مختلف نوآبادیات اور امریکی ریاستوں کے تعلقات قانون کے ذریعہ منضبط کئے گئے ہیں۔ نہ کہ محض بلند بانگ معاہدوں اور زبانی تصفیوں کے ذریعہ قائم کئے گئے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یونین کی دو ریاستوں کے مفاد میں جو اس کی رکن ہوتی ہیں۔ تصادم ضرور واقع ہوتا ہے مگر ایسے اختلاف کو باہمی مذاکرات یا عدالتی عمل سے

۲۲ فروری نہایت خوبصورتی سے ادا کر دیا جاتا ہے۔ جلسہ تقسیم اسناد کے صدارتی فرائض پرنسپل این۔ سی بنکنس نے انجام دیئے۔

ہندوستان میں اشیائے خوراک کی قلت کی کیفیت

خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت کی تدابیر

(۱) غلوں کے بنیادی راشن میں ۲۵ فیصدی مجموعی کمی (۲) بچت والے نیز کمی والے علاقوں کے غریب لوگوں کیلئے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں آئینی راشن بندی کیجائے (۳) صوبوں میں غلوں کی فراہمی کے انتظامات کو زیادہ سخت بنایا جائے (۴) قیمتوں کے آئینی کنٹرول کو نافذ کرنیکا پختہ ارادہ (۵) دیہات میں کم اور سادہ خوراک استعمال کرنیکی تحریک۔ یہ ان تدبیروں میں سے چند تدبیریں ہیں جو حکومت ہند ملک میں خوراک کے قحط کے خطرہ کا مقابلہ کرنیکے لئے اختیار کر رہی ہے جسکی وجہ سے اس سال مجموعی طور پر خریف کے غلوں اور ربیع کے غلوں میں تیس لاکھ ٹن کی کمی ہو جائیگی۔ ان تدبیروں کی تشریح پہلی مفتہ وار پریس کانفرنس میں کر دیگئی تھی جب تک خوراک کا قحط باقی رہیگا اسوقت تک یہ ہفتہ وار پریس کانفرنسیں قائم رہیگی۔ حکومت کے نمائندے نے اعلان کیا۔ حکومت کی سکیمیں مرتب ہو چکی ہیں۔ مگر محض اسکیموں سے خوراک مہیا نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسا کام ہے جس میں تمام جماعتوں

کو حصہ لینا چاہیئے یہی وجہ ہے۔ کہ ملک کے ذمہ دار رہنماؤں سے بات چیت کی گئی ہے اور ان سے اس قومی نازک صورت حال کے سلسلہ میں اشتراک عمل کیلئے کہا گیا ہے۔ سرکاری اسکیموں کے نفاذ کی تفصیلات پر نکتہ چینی کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کی نکتہ چینی کا خیر مقدم کیا جائیگا۔ اور حکومت اس سے تعمیری مقاصد کیلئے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگی۔ کیونکہ خوراک کے اس مسئلہ میں ہندوستان ناکامی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

"اخبارات کے ایڈیٹروں کی کل ہند کانفرنس الہ آباد میں حکومت نے جو وعدہ کیا تھا اسکے مطابق ہفتہ وار پریس کانفرنسیں منعقد کی جائینگی۔ تاکہ ملک کی خوراک کی صورت حال کے متعلق جتنی کچھ بھی وہ ہو مکمل اطلاع دی جائے۔ اور امید ہے کہ راشن بندی۔ فراہمی۔ قیمتوں کے کنٹرول۔ اور کم اور سادہ خوراک استعمال کرنیکی سرکاری اسکیموں کے متعلق حکومت کو پوری امداد و حمایت حاصل ہوگی

اناج کی قلت کا اندازہ اور متاثرہ علاقے

ہندوستان اسوقت اناج کی جس قلت سے دوچار ہے۔ اسکا اندازہ ساٹھ لاکھ ٹن ہے۔ اس قلت کی پہلی وجہ جنوبی ہندوستان کی وہ طویل خشک سالی ہے۔ جسکے باعث خریف کے اناج میں تین کروڑ ٹن کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور اسکی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ شمال مغربی ہندوستان کے سات علاقے میں سردیوں میں کوئی بارش نہیں ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ربیع کی فصل یعنی گیہوں چنے اور جو کی مزید چالیس لاکھ ٹن کی کمی ہو جائیگی۔ اسمیں سے تیس لاکھ ٹن کا توڑا اسال رواں میں پیش آئیگا۔ ظاہر ہے کہ صورت حالات تشویشناک ہے۔ لیکن اگر اس قومی مصیبت کے وقت میں لوگ آپس میں اشتراک عمل کریں۔ تو بے چینی کی کوئی وجہ نہیں۔

اسوقت جن علاقوں پر سب سے زیادہ اثر پڑا ہے وہ یہ ہیں بمبئی پریذیڈنسی میں دھارواڑ۔ بلگام۔ بیجاپور شولاپور اور ستارہ کے اضلاع جو ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ ریاست میسور میں کولار۔ بنگلور۔ ٹمکور اور چتل درگ کے اضلاع۔ اور مدراس پریذیڈنسی میں اننت پور بلاری۔ کڑپہ۔ چتوڑ۔ شمالی ارکاٹ اور سلیم کے اضلاع

درآمد

لنڈن کی خوراک کی کونسل نے اناج کی کافی اور فوری درآمد کی ضرورت کو اب تسلیم کر لیا ہے۔ اور خوراک کا ہندوستانی وفد اس ہفتے اسے خوراک کے مشترکہ بورڈ کے سامنے پیش کرے گا۔

سیام میں فالتو چاول موجود ہے۔ لیکن بڑا سوال اس کی فراہمی کا ہے۔ چاول کی جتنی زیادہ مقدار وہاں سے فراہم کی جائے گی اتنی زیادہ ہندوستان کے لئے معین ہوگی۔ محکمہ خوراک کے ایک سینئر افسر کو جنہیں چاول کی تجارت کا وسیع تجربہ ہے۔ چاول کی زیادہ سے زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لئے آسام بھیجا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستان کے لئے جتنی مقدار معین ہو۔ اس کو جلد یہاں لایا جا سکے

حکومت کی تدابیر

حکومت کا انحصار درآمد پر ہی نہیں بلکہ وہ اپنے طور پر بھی ہر ممکن کوشش عمل میں لا رہی ہے۔ چنانچہ راشن کی مقدار کم کی جا رہی ہے۔ اور اناج کی فراہمی کو زیادہ بہتر اور موثر بنایا جا رہا ہے۔ تمام صوبوں اور ریاستوں سے خواہ وہ بچت والی ہوں یا قلت والی یہ کہا گیا ہے۔ کہ اپنے ہاں اناج کے بنیادی راشن کو گھٹا کر بارہ اونس کر دیں۔ اور محنت کا کام کرنے والے مزدوروں کا زائد راشن کم کر کے چار اونس کر دیا جائے۔ چنانچہ بہت سے صوبوں نے راشن میں کمی کر دی ہے۔ جن شہروں میں راشن بندی ہو چکی ہے۔ ان کی تعداد اس وقت ۵۵۳ ہے۔ لیکن یہ تعداد ابھی اور بڑھے گی۔ چنانچہ بچت اور قلت والے صوبے بعض منصوبے تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ اگلے دو مہینوں میں زیادہ سے زیادہ قصبات میں راشن بندی کر دی جائے

جہانتک اناج کی فراہمی کا تعلق ہے۔ مدراس۔ ٹراونکور۔ کوچین۔ بمبئی۔ میسور اور سی پی میں اجارے کے ذریعہ اناج کی فراہمی کا طریقہ پہلے سے رائج ہے۔ قلت کی صورت میں اناج کی فراہمی کا یہ طریقہ معیاری حیثیت رکھتا ہے۔ صوبہ بہار۔ محکمہ مال میں عملہ کی کمی کے باوجود اناج پر ایک محصول لگا رہا ہے۔ اور دوسرے صوبے مثلاً یو۔پی۔ پنجاب اور سندھ اناج کی فراہمی کے نظام کو زیادہ بہتر اور مؤثر بنانے کی تدابیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ امید کی جاتی ہے۔ کہ گیہوں کی اگلی فصل کے لئے ان صوبوں میں نئے اور اصلاح یافتہ طریقے ایک وقت پر نافذ ہو جائیں گے۔

امداد کی ارتباطی کمیشن

ملک کے مختلف حصوں میں خوراک کی قلت سے پیدا ہونے والے مسائل کو جلد طے کرنے اور قحط کی حالت کے انسداد یا امداد کے لئے تدابیر اختیار کرنے کی غرض سے مرکزی حکومت کے مختلف محکموں کے سیکرٹریوں کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جس کا اجلاس اس ہفتہ منعقد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے معیار کے مطابق فیصلے کرے۔ امدادی ارتباطی کمیشن کے دو اجلاس ہو چکے ہیں اور اس کے اہم فیصلوں میں یہ بھی شامل ہیں۔

بنگلور میں ایک ارتباطی کمیشن قائم کی جائے۔ تاکہ وہ امدادی تدابیر میں ارتباط پیدا کرے۔ اور ایسی ہنگامی اسکیمیں بنائے۔ جن کا ایک سے زیادہ علاقوں پر اثر پڑنے کا امکان ہو۔ منتخبہ علاقوں میں پیدا ہونے والی ترکاریوں کی فروخت کے سلسلہ میں مالی امداد۔ مچھلی کی برآمد کو گھٹا کر قحط زدہ علاقوں کو سکھائی ہوئی مچھلی مہیا کی جائے۔ جو خوراک کی ایک بیش بہا قسم ہے۔ اور افسروں کی ایک جماعت یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجی جائے کہ اشیائے خوراک کی قلت والے علاقوں میں فوج کے فالتو ذخیروں میں سے کونسی طبی اشیاء اور طبی ساز و سامان استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت کا کنٹرول

حکومت نے غلوں کی موجودہ قیمتوں کو قائم رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ جو اس کی رائے میں صرف کرنے والوں اور پیدا کرنے والوں دونوں کے لئے منصفانہ ہیں۔ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ اس سخت قحط کے زمانہ میں قیمتوں کے بڑھانے سے ملک کی خوراک کی کفایت پر ہیبت ناک اثر پڑے گا۔ اس لئے قیمتوں کو نہ بڑھنے دیا جائے۔

برآمد کی ممانعت

گذشتہ چند ہفتوں میں برآمد کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔ اس لئے صورت حال کو ایک مرتبہ پھر واضح کرنا ضروری ہے۔ غلوں کی برآمد کی بالکل ممانعت کر دی گئی ہے۔ البتہ ایسی تھوڑی سی مقدار باہر بھیجی جائے گی۔ جو ہندوستانی بندرگاہوں سے روانہ ہونے والے جہازوں کے لئے اور بعض ایسے اسٹیشنوں کے لئے درکار ہوگی۔ جو مسافروں کے ہوائی راستہ پر واقع ہیں۔ محکمہ خوراک کے سیکرٹریوں نے حال ہی میں ایک بیان جاری کیا تھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ پچھلے سال بدل کے طور پر ۴۰ ہزار ٹن چاول سیلون بھیجا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ یہ مقدار تقریباً ۴۲ ہزار ہے۔ حکومت ہند نے برآمدی تجارت کے کنٹرولر کلکتہ سے اس سلسلہ میں استفسار کئے تھے۔ ان کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اخباروں میں ۶۲ ہزار ٹن کی جنس مجموعی مقدار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۶ ہزار ٹن چاول کی وہ مقدار بھی شامل ہے۔ جو مارماگوا کے راستہ سے بذریعہ جہاز میسور بھیجی گیا تھا۔ مارماگوا میسور کی درآمد و برآمد کی بندرگاہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کلکتہ سے مجموعی طور پر ۵۸ ہزار ٹن کی مقدار برآمد کی گئی۔ اس لئے میسور میں چار ہزار ٹن کی مقدار موجود ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ میسور کے لئے ۴۰ ہزار ٹن چاول برآمد کرنے کی منظوری دی گئی تھی۔ لیکن حقیقتاً اس میں سے صرف ۲۴ ہزار ٹن چاول جہاز کے ذریعہ روانہ کیا گیا۔ سیلون کو جو چاول برآمد کیا گیا وہ بدل کے طور پر تھا۔ کولمبو اور ساحلی مقامات کو جو مقداریں برآمد کی گئیں۔ اور جن کا ذکر اخبارات میں کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی تھوڑی مقداریں ہیں۔ جنہیں کلکتہ کی بندرگاہ سے روانہ ہونے والے جہاز مسافروں اور ملاحوں کے لئے لے گئے۔

کھانے میں کام آنے والے تیل اور تلہن

چونکہ یہ اشیاء ہندوستان کی تجارت میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ان کی برآمد کی ہمیشہ اجازت رہی ہے۔ لیکن خوراک کی صورت حال کے پیش نظر سرسوں اور رائی کی برآمد پر فوری پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور السی کی برآمد کے سلسلہ میں صوبوں کے مشورہ سے برآمدی مقدار کا تعین کیا جا رہا ہے۔

صورت حال پر دوبارہ غور ہونے تک مونگ پھلی کی برآمد ملتوی رہے گی۔ اگرچہ محسوس کیا جاتا ہے کہ مونگ پھلی اور مونگ پھلی کے تیل کے ذریعہ ان ملکوں کو تیل اور چربیاں میسر آتی تھیں۔ جن سے ہندوستان غلہ درآمد کرتا ہے۔

خوراک کے پارسل برطانیہ بھیجنے کی ممانعت کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ اگرچہ اس طرح جو اشیائے خوراک برآمد ہوتی ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔

وصیتیں

(نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۷۶: سعیدہ خالدہ زوجہ لیفٹیننٹ حمید احمد کلیم صاحب قوم جٹ گوندل عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک ۳۲ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ۲۳ تولے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۵۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ سعیدہ خالدہ موصیہ

گواہ شد۔ حمید احمد کلیم لیفٹیننٹ خاوند موصیہ۔

گواہ شد: محمود احمد عارف حوالدار کلرک واقف زندگی۔

ع ۹۲۶۸ منکہ اقبال بیگم زوجہ خواجہ محکم دین صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی وصیت کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ زیورات طلائی چھ تولہ دس ماشہ چار رتی۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامتہ:۔ اقبال بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد گل محمد محلہ دار العلوم۔ گواہ شد خواجہ محکم دین خاوند موصیہ۔

ع ۹۲۷۵ منکہ رضیہ بیگم بنت میاں احمد جان صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ساڑھے سولہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت جو جیب خرچ مبلغ دس روپے اپنے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ رضیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد احمد جان والد موصیہ۔ گواہ شد مرزا بشیر احمد۔

ع ۷۱۸۵۔ منکہ مانو بی بی زوجہ جمعدار محمد خان احمدی پنشنر قوم اعوان عمر ۶۰ سال ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف مبلغ ۵۰۰/- مہر ہے جو مجھے اپنے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں نے اپنے اس حصہ جائیداد کے مبلغ ۵۰/- روپے بذریعہ کوپن ع ۹۳۳۴ مورخہ ۱۱/۱/۴۳ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دیا ہے۔ الامتہ مانو بی بی موصیہ۔ گواہ شد جمعدار محمد خان خاوند موصیہ گواہ شد قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ دوالمیال۔

ع ۹۲۹۱ منکہ محمد نذیر خاں ولد چودھری امام دین خاں صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن امین آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائیداد غیر منقولہ کے متعلق شرکا کے ساتھ عدالت دیوانی میں مقدمہ چل رہا ہے۔ فیصلہ ہونے پر جس قدر جائیداد میرے حصہ کی ہوگی۔ اس کی کل قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری دو صد روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہوار انشاء اللہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں کسی وقت علاوہ غیر منقولہ جائیداد متنازعہ کے اور کوئی جائیداد پیدا کروں یا مجھے کہیں سے کوئی جائیداد وغیرہ ملے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں حصہ جائیداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن کروں۔ تو یہ رقم میری اس وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد محمد نذیر خاں موصی گواہ شد محمد طفیل سیکرٹری بہیل چک۔ گواہ شد محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران۔

اکسیر بواسیر — بواسیر کا مجرب علاج

خونی بواسیر کے جس مریض نے بھی اسے استعمال کیا۔ وہ ان کا مجسم اشتہار بن گیا۔ پہلے روز ہی اپنا طلسمی اثر دکھاتی ہے۔
دو روپیہ کی ۲۴ گولیاں
ملنے کا پتہ:۔
مینجر طبیہ عجائب گھر قادیان

مرہم عیسیٰ

مرہم عیسیٰ ہے بزرگ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ جو پھوڑے پھنسی گنج۔ خارش بواسیر ناسور گنٹھمالا۔ خنازیر۔ طاعون۔ گندے اور خبیث زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں سرطان رحم قروح رحم۔ شقاق رحم وغیرہ کے لئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۸/ متوسط ۱۲/ کلاں ۱/۴ علاوہ محصولڈاک
مینجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دار العلوم قادیان سے طلب کرو

مایوس بیماروں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالےٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواءٌ یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف یا بیماری ہو۔ اسکو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس بیماری کا صحیح اور درست علاج تلاش کرنا چاہیئے۔ ہمارے ہاں سے مندرجہ ذیل ادویہ مل سکتی ہیں اگر کوئی حاجتمند ہو۔ تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائے۔

دوا	قیمت	دوا	قیمت
دوائے پتھری	۵/۱۰/-	دوائے موتیا بند	۲/۱۱/-
دوائے اٹھرا	۱۲/۲/-	دوائے قبض	۱/۵/-
دوائے دمہ	۲/۹/-	دوائے کھانسی	۱/۱۵/-
دوائے طحال	۱/۴/-	دوائے لیکوریا	۲/۴/-
دوائے سل	۴/۱۳/-	دوائے خرابی معدہ	۲/۱/-
دوائے ضعف دماغ	۳/۶/-	دوائے ضعف مردمی	۲/۱۲/-
دوائے کثرت حیض	۲/۷/-	دوائے بواسیر خونی	۱/۲/-
دوائے داد	۱/۸/-	دوائے نکرہ	-/۱۵/-
دوائے درد جوڑاں	۲/۴/-	دوائے مصفی خون	۲/۹/-
دوائے پائیوریا	۲/۶/-	دوائے بندش حیض	۲/۵/-
دوائے ہیضہ	۵/۵/-	دوائے سرعت	۲/۳/-
دوائے مصفی خون	۳/۵/-	دوائے ذیابیطس	۳/۸/-
دوائے محافظ جوانی	۲/۱۰/-		

نوٹ:۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ارسال ہوگا۔
ملنے کا پتہ: مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ (پنجاب)

طبیہ عجائب گھر کا ایک خاص الخاص مرکب

سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ بیش قیمت اجزا کا سائنٹیفک مرکب جو زائل شدہ قوتوں کو بحال کر کے جسم کو مضبوط بناتا ہے۔ لیکوریا میں بھی یہ گولیاں یکساں طور پر مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ایک روپیہ کی پانچ گولیاں
نیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہمدرد نسوان

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے (۱۲ ع)
ملنے کا پتہ:۔
دواخانہ خدمت خلق قادیان

نوروز فارمیسی کی مفرد و مرکب ادویات حاصل کر کے فائدہ اٹھائیں

دی نوروز فارمیسی حسین پورہ امرتسر

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت ۴/ ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ مارچ۔ جلالت الملک المعظم جارج سادس نے آج سر ایوان جنکنس کو شرف باریابی عطا فرمایا۔ یہ شرف انہیں پنجاب کا گورنر مقرر ہونے پر عطا ہوا ہے۔ ملک معظم نے پنجاب کے اس حاکم اعلیٰ کو نائٹ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا (کے۔ سی۔ ایس۔ آئی) کے اعزاز سے سرفراز فرمایا ہے۔

لنڈن ۷ مارچ۔ جرمنی کے اس علاقے میں جہاں روسی فوج قابض ہے۔ تمام کے تمام بنکوں پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان بنکوں کے اعلیٰ عہدیدار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور عملہ کے باقی تمام ارکان کو وہیں بند کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روسیوں کی یہ کارروائی میثاق دول اربعہ کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اتحادی کمانڈروں کا جو اجلاس آج منعقد ہوا ہے۔ اس میں زبردست احتجاج کیا گیا ہے۔

گوہاٹی ۶ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ پنجاب میں کانگرسیوں۔ یونینسٹوں اور اکالیوں کا جو اتحاد ہوا ہے۔ اس کے متعلق آپ کے تاثرات کیا ہیں؟ مسٹر جناح نے کہا۔ میں اس معاملے میں سر دست خاموش رہنا مناسب سمجھتا ہوں۔ جب تک معاملات کا تو اہم درست نہ ہو جائے۔ اور وزارت معرض تشکیل میں نہ آ جائے۔

یروشلم ۷ مارچ۔ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے جھگڑے سے پیدا شدہ صورت حالات کی تفتیش کرنے والا اینگلو امریکن کمشن کل قاہرہ سے یہاں پہنچ گیا۔ جو سپیشل ٹرین اس کمشن کے ارکان کو قاہرہ سے فلسطین لائی۔ اس پر زبردست پہرہ مسلط تھا۔ قاہرہ میں اس کمشن نے عربوں کی شہادتیں قلمبند کیں۔ فلسطین میں ارکان [illegible] زبردست انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ یہ کمشن یہاں تین ہفتے ٹھیرے گا۔

لنڈن ۶ مارچ۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں واشنگٹن کے اخبار "ڈیلی ورکر" کی اس اطلاع سے بھاری سنسنی پھیل گئی ہے۔ کہ عنقریب تیسری عالمگیر جنگ شروع ہونے والی ہے جو دو ماہ میں ہی شروع ہو جائیگی۔ واشنگٹن کے نہایت سرگرم حلقوں کا بیان ہے۔ کہ تیسری جنگ اپریل یا مئی میں شروع ہو جائے گی۔ جبکہ روسی ترکی میں داخل ہوگا۔ اور برطانیہ اس کی حفاظت کے لئے میدان میں آ جائے گا۔ برطانیہ اور روس کے تعلقات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ اس سے سیاسی حلقوں میں بہت ہیجان پایا جاتا ہے۔

لاہور ۷ مارچ۔ گذشتہ شب نواب صاحب ممدوٹ کی کوٹھی پر لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جو رات کے ۲ بجے تک ہوتا رہا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مخلوط وزارت کو جہاں تک ممکن ہو۔ جلد سے جلد توڑ دینے کی سکیم مرتب کی گئی۔

لاہور ۷ مارچ۔ پولیس بٹالہ نے ۵۶ احراری ورکروں کو جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ماتحت عدالت نے ان کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ اب سشن جج نے بھی ان کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے

لاہور ۷ مارچ۔ حکومت پنجاب نے گندم کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں بچانے کی خاطر فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان شہروں میں جہاں راشن نافذ العمل ہے۔ گندم اور آٹے کا راشن نصف کر دیا جائے۔ اور باقی ماندہ مقدار کے عوض اس کے ساتھ چاول مہیا کئے جائیں۔

لاہور ۷ مارچ۔ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری نے اخبارات کی وساطت سے ایک بیان جاری کر کے تمام سیاسی لیڈروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہیں۔ جو فرقہ وار تلخی میں اضافہ کا موجب ہو سکے۔

پشاور ۷ مارچ۔ گورنمنٹ ہاؤس پشاور سے [illegible] کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب نے آج گورنر سے ملاقات کی۔ اور اپنے ساتھیوں کے استعفے پیش کئے۔ گورنر نے انہیں دوبارہ وزارت بنانے کی دعوت دی انہوں نے اپنے کیبنٹ کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام پیش کئے۔ جو گورنر نے منظور کر لئے۔ قاضی عطاء اللہ۔ لالہ مہر چند کھنہ خان محمد یحییٰ خاں۔ نئی وزارت سنیچر وار کو حلف اٹھا کر چارج لے لیگی۔

بمبئی ۸ مارچ۔ جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس کا وفد جو ان دنوں ہندوستان آیا ہوا ہے۔ ۱۲ مارچ کو وائسرائے سے ملاقات کر کے اپنی مشکلات پیش کرے گا۔ وفد کے قائد سر آغا خاں ہوں گے

بمبئی ۸ مارچ۔ کل میونسپل کارپوریشن کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ بمبئی میں جو تین دن تک مظاہرات ہوتے ہیں۔ آزادانہ طور پر ان کی تحقیق کی جائے۔

کراچی ۸ مارچ۔ حکومت سندھ مچھلیوں کی ترقی کے لئے ایک مرکز قائم کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ ملک میں مچھلیوں کی مقدار بڑھ سکے۔

لنڈن ۸ مارچ۔ مسٹر ہربرٹ مارلیسن نے کل دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ وزارتی وفد کے ہندوستان جانے کے مسئلہ کو جمعہ کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے گا۔

کانپور ۸ مارچ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ میونسپل کمیٹیوں کے دفاتر اور بنکوں کو آگ لگانا نہایت معیوب فعل ہے عوام کو ایسی حرکات سے اجتناب کرنا چاہیئے

دہلی ۸ مارچ آج سنٹرل اسمبلی میں مسلم لیگ کی طرف سے کام روک دینے کی تحریک پیش کی گئی۔ تاکہ دہلی کے تازہ گولی چلنے کے واقعہ پر بحث کی جائے۔ صدر نے اس کی اجازت دے دی۔

دہلی ۸ مارچ جنگی سیکرٹری مسٹر فلپ میسن نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اس سال جنوری میں چار کروڑ تیس لاکھ روپیہ کا فالتو فوجی سامان فروخت کیا گیا ہے۔

رنگون ۸ مارچ ہندوستانی نمائندہ مسٹر ایل کے چتور نے بتایا۔ کہ ہندوستان جانیوالوں کو عارضی طور پر فارم دینے بند کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ فارم حاصل کرنے میں اکثر بے ضابطگیوں کے مرتکب ہوتے ہیں

لاہور ۸ مارچ۔ ملک خضر حیات خاں آج وزراء کے کل نام گورنر کو پیش کر دیں گے۔ لالہ بھیم سین سچر۔ اور چوہدری لاہرسنگھ کابینہ کے لئے کانگرس کے نامزد ہیں۔ سردار بلدیو سنگھ اکالی پارٹی کے نواب سر مظفر علی خاں قزلباش ملک خضر حیات خاں کے رفیق ہوں گے۔

دہلی ۸ مارچ۔ آج شہر میں بالکل امن رہا۔ کوئی واردات ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ چاندنی چوک کے علاوہ سب دوکانیں کھلی رہیں کل گولی چلنے سے تین آدمی مر گئے اور بارہ زخمی ہوئے۔ اب تک ۱۶۰ آدمی پکڑے جا چکے ہیں۔ کچھ علاقوں میں بجلی کے کھمبوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جن کی اس وقت تک مرمت نہیں ہو سکی۔ کیونکہ ٹریموے اور بجلی پر کام کرنے والے بعض لوگوں نے ابھی تک ہڑتال کر رکھی ہے۔

دہلی ۸ مارچ۔ دہلی مسلم لیگ کے صدر نے آج عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ بہت جلد شہر کو اصل حالت پر لانے کی کوشش کریں اور ہڑتالوں وغیرہ کو ختم کر دیں۔

پشاور ۸ مارچ۔ صوبہ سرحد کی وزارت کے چار وزراء کا آج اعلان کیا گیا۔ خان عبدالغفار خان صاحب۔ قاضی عطاء اللہ خان صاحب۔ لالہ مہر چند کھنہ۔ خان محمد یحییٰ خان صاحب ان کے علاوہ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے ناموں کا بھی اعلان ہو گیا ہے۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ میاں جعفر شاہ صاحب۔ سردار ایشر سنگھ صاحب۔ خان عبدالقیوم خان صاحب۔ مدن لال صاحب مہتہ۔ سید قائم شاہ صاحب۔

واشنگٹن ۸ مارچ کل رات امریکی کیبنٹ کے ایک ممبر نے کہا۔ کہ ہندوستان میں خوراک کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہمیں پوری پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ اگر بہت جلد گندم نہ بھیجی گئی۔ تو کئی لاکھ جانوں کے اتلاف کا خطرہ ہے۔

لاہور ۷ مارچ۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں رات دہلی روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۷ مارچ۔ روس نے یونان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اسے ڈوڈیکانیز کے کسی جزیرے میں روسی کارخانہ قائم کرنے کی اجازت دے۔ اس خبر کی سرکاری طور سے اب تصدیق ہو گئی ہے

لاہور ۷ مارچ۔ سردار سردول سنگھ کویشر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اب کانگرس اور فارورڈ بلاک کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں رہا۔

لکھنؤ ۷ مارچ۔ مسٹر بی۔ بی سنگھ ممبر انڈین سول سروس کو جن کے خلاف اپنی خادمہ کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اور جنہیں پریوی کونسل نے بری کر دیا تھا۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے پھر سے ملازمت پر بحال کر دیا ہے۔ وہ گورکھپور کے ایڈیشنل کمشنر